نمبر : 2409

کتاب کا نام... :- **تولد نامہ**

مصنف .... :- امین گجراتی (بارھویں صدی ھجری / سترھویں صدی عیسوی)

20

مہر ومالک.. :- غلام محمد ولد رحیم بھائی ساکن کھمبایت

سائز.............. :- 25-cx15-c سطور ... :- ۱۳، ۱۷

اوراق .... :- ۲۰۶ کاتب .... :- -

تاریخ کتابت.. :- ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۵ء خط .... :- نسخ

زبان .... :- گجری موضوع :- سیرت (مثنوی) ادب

آغاز............ :- بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اول صفت باری تعالیٰ گوید۔ اول صفت مخلوق تم اپنی سو خالق کی سنو۔ ھے یہ نصیحت مثل درّ ہو جوھری موتی چنو۔

اوّل ھمین تم کچھ نتھی پل ایک میں ظاھر کیا

انسان پری جنّ و بشر نابود سوں باھر کیا

اختتام .... :- اورنگ شاہ کے دور میں جوڑا تولد نامہ کو۔ یارب سلامت تو رکھین اُس شاہ کون اندرون جک / اُنکے تخت بیٹھی پچھون کذرے سو جب چھبیس سال جوڑا امین نے تب سوای نامہ تولد بے مثال۔ تینوں قصوں کا ملکر سب بیتو نکا بتلاؤں حساب۔ تیں سو اور چھ اوپر واللہ اعلم بالصواب۔

سو اور چھ اوپر واللہ اعلم بالصواب۔

ترقیمہ .... :۔ اگیارہ سو اوپر ہوئی جب چار ہجرت کے برس۔ تب شعر کے میدان میں اپنان دوڑایا میں فرس۔ ای بات سیکئے چھوڑ کر پورا سو کرتا ہوں کلام حضرت محمد پر امین بھیجو درودان اور سلام۔ تمت تمام شد بشت دستم ماہ صفر ۱۲۲۷ ہجری۔

حالت .... :۔ مجلد ہے، بائنڈنگ کی ضرورت ہے صاف اور واضح تحریر ہے۔ کہیں اوراق کرم خوردہ ہیں۔

نوٹ .... :۔ گجرات کے مشہور شہر گودھرہ کے باشندے اور مثنوی یوسف زلیخا کے لئے مشہور امین گجراتی کی یہ گوجری اردو میں نظم کی ہوئی مثنوی تولد نامہ تین حصوں میں ہے: تولد نامہ، معراج نامہ اور وفات نامہ۔ ترقیمہ میں درج اشعار کے مطابق امین نے اسے اورنگ زیب کی تخت نشینی کے چھبیس (۲۶) سال بعد نظم کیا تھا۔ اورنگ زیب کا سال جلوس ۱۶۵۸ء (۱۰۶۹ھ) ہے، اس حساب سے تولد نامہ کا سال تصنیف ۱۶۸۴ء (۱۰۹۵ھ) نکلتا ہے لیکن شاعر نے اسی ترقیمہ میں سال تصنیف ۱۱۰۴ھ لکھا ہے

اگیارہ سو اوپر ہوئی جب چار ہجرت کے برس
تب شعر کی میدان میں اپنان دوڑایا میں فرس

امین کے تولد نامہ اور یوسف زلیخا پر تبصرہ کے لئے دیکھیے: ڈاکٹر جمیل جالبی، تاریخ ادب اردو (جلد اول) ص ص ۱۳۹-۱۴۲۔ ایجوکیشنل بک ہاؤس دہلی، اشاعت ہشتم ۲۰۰۶۔

ڈاکٹر جمیل جالبی کے قول کے مطابق تولد نامہ (قلمی نسخہ) انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، میں تقریباً ڈھائی ہزار اشعار موجود ہیں جبکہ موجودہ نسخہ کے ترقیمہ میں مندرج شاعر کے تخمینے کے بموجب تین ہزار اور چھ ابیات ہیں

(تینوں قصوں کا مگر سب بیت کا لاؤں حساب
تیں سو اور چھ اوپر واللہ اعلم بالصواب)

گجرات کالج، احمد آباد سے سبک دوش ہونے والے پروفیسر عبد الحمید فاروقی مرحوم نے امین کی گوجری اردو مثنوی یوسف زلیخا پر قریباً ستر (۷۰) سال پیشتر اپنا تحقیقاتی مقالہ لکھ کر بمبئی یونورسٹی سے Phd کی سند حاصل کی تھی۔ آپ کا مقالہ ہنوز غیر مطبوعہ رہا ہے۔